واعظ الجمعۃ
اسلام کی خاطر قربانی
کے تقاضے
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلام کی خاطر قربانی کے تقاضے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبدالرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلام کی خاطر قربانی کے تقاضے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلہِ وصحبہِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلہِ وصَحبہِ أجمعين.

حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کی دینِ اسلام کی خاطر قربانیاں

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت کے سلسلہ میں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اور آپ کی دعوت پر لبیک کہنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو، راہِ اسلام میں بے حد تکالیف، مَصائب وآلام اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، کسی کو دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا، تو کسی کو تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری بوجھ رکھا گیا، کسی کو جان کی دھمکی دی گئی، تو کسی کو مال سے محرومی کی۔

خود ہمارے پیارے آقا ﷺ کو بھی اس راہ میں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، کبھی پتھر مار کر لہولہان کیا گیا، تو کبھی گلے میں پھندا ڈال کر زور سے کھینچا گیا، کبھی ان پر جنگیں مسلّط کی گئیں، تو کبھی مال وزَر اور زَن کا لالچ دیا گیا،

تبلیغِ اسلام کے مقدّس جرم کی پاداش میں، نبئ رحمت ﷺ کا اپنا قبیلہ قریش بھی آپ ﷺ کے خلاف برسرِ پیکار ہوگیا، بیت اللہ شریف میں عمرہ کی غرض سے داخل ہونے پر پابندی لگا دی گئی، اپنا گھر بار اور جائے پیدائش مکۂ مکرّمہ چھوڑ کر مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان سب آزمائشوں کے باوُجود رسولِ اکرم ﷺ اور ان کے جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ڈٹ کر ہر مشکل کا سامنا کیا، اور دینِ اسلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا!۔

تاجدارِ رسالت ﷺ کے عزیز چچا سیّدُ الشہداء حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے، آپ ﷺ کے حوصلے پست کرنے کی کوشش کی گئی، سرورِ کونین ﷺ سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑی محبت فرماتے تھے، ان کی جدائی سے آپ ﷺ بے حد دُکھی ہوئے، "مستدرَکِ حاکم" میں روایت ہے کہ حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: جب سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: «لَنْ أُصابَ بِمِثْلِكَ أَبداً!»[1] "آپ کی جدائی سے بڑھ کر میرے لیے کوئی اَور صدمہ نہیں ہو سکتا!"۔

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام کے نام پر ہونے والے غزوۂ اُحد میں، رحمتِ عالمیان ﷺ کے دندانِ مبارک شہید کیے گئے، آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو زخمی کر کے لہو لہان کیا گیا، اس کے باوُجود آپ ﷺ کفّار ومشرکین کے لیے ہدایت کی

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤٨٨١، ٥/ ١٨٢٩.

دعا فرماتے رہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے چہرۂ انور سے خون صاف کرتے ہوئے (اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر فرما رہے تھے، جنہیں ان کی قوم نے اِیذا دی تھی، اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) دعا کر رہے تھے: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي؛ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ»[1] "یارب میری قوم کو بخش دے! یہ مجھے نہیں جانتے!"۔

دینِ اسلام کی خاطر جان کی قربانی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! تاریخِ عالَم شاہد ہے، کہ اس مادرِ گیتی پر بلاشبہ کروڑہا کروڑ انسانوں نے جنم لیا، کوئی اپنے وقت کا فرعون تھا تو کوئی قارون، کوئی شدّاد تھا تو کوئی نمرود، کوئی قیصر تھا تو کوئی کسریٰ، ان سب کا نام ونشان تک مٹ گیا، لیکن وہ مقدّس ہستیاں اور پاکیزہ نُفوس جنہوں نے دینِ اسلام کی بقا وسربلندی کے لیے اپنی جان، مال اور اولاد کی قربانیاں دیں، تاریخ کے سنہری اَوراق پر اُن کے تذکرے آج بھی کندہ ہیں، اُن اکابرِ اُمت کے کارناموں کا جب جب ذکر آتا ہے، دلوں پر رِقّت طاری ہو جاتی ہے، اُن حضرات کے پُرسوز واقعات آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عمر کے آخری حصّے میں بیٹے سے نوازا، تو حکم ہوا کہ اسے راہِ خدا میں قربان کیا جائے، حکمِ

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد، باب غزوة أحد، ر: ٤٦٤٦، صـ٧٩٩.

الٰہی کی تعمیل میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً تیار ہو گئے، جو اولاد والے ہیں وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کام کس قدر مشکل ہے! مگر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امتحان میں کامیاب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اس پورے واقعہ کو قرآنِ پاک میں بیان فرمایا ہے، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں اشارۃً حکم ملنے کے بعد اپنے بیٹے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: ﴿يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ٞ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾[1] "اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تمہیں ذَبح کرتا ہوں، اب تم دیکھو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ کہا: اے میرے والد! جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے وہ کیجیے، اللہ نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے صابر پائیں گے!"۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لختِ جگر سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (جن کو اپنی آخری عمر میں بہت دعاؤں کے بعد پایا تھا) کو زمین پر لِٹا کر گلے پر چُھری پھیر دی، مگر بحکمِ الٰہی چُھری نہ چلی، اور جنّت سے ایک مینڈھا بطورِ فدیہ بھیج کر، حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچا لیا گیا۔ اسی اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾[2] "ہم نے ایک بڑا ذبیحہ

---

(۱) پ۲۳، الصّافات: ۱۰۲.

(۲) پ۲۳، الصّافات: ۱۰۷.

اُس کے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا"۔ لٰہذا البقر عید حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کے اس امتحان کی کامیابی کے شکرانے میں ہے[1]۔

دینِ اسلام کی خاطر گھربار کی قربانی

حضراتِ گرامی قدر! اللہ رب العالمین کی طرف سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہجرت کا حکم ہوا، تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بغیر کسی حِیل وحُجّت کے، صرف دینِ اسلام کے نام پر اپنا سب گھربار، کاروبار، جائیداد اور عزیز واَقارب کو چھوڑ کر، خالی ہاتھ مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اسی طرح انصارِ مدینہ نے بھی اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے، اپنے مُہاجر بھائیوں کے لیے جذبۂ قربانی کی عظیم مثال قائم کی، انہیں رہنے کے لیے نہ صرف اپنے گھر پیش کیے، بلکہ اپنے اَموال اور زمینوں میں سے آدھا آدھا حصّہ ان کی ملکیت میں دے دیا؛ تاکہ انہیں کسی قسم کی اَجنبیت یا مالی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اللہ تعالیٰ نے انصارِ مدینہ کے اس طرزِ عمل کو بہت پسند فرمایا، اور ان کے اس اچھے عمل کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[2] "وہ اپنے

---

(۱) "مرآۃُ المناجیح" نماز کا بیان، عیدین کی نماز کا بیان، پہلی فصل، ۲/۳۵۵ ملخّصاً۔

(۲) پ۲۸، الحشر: ۹.

آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود بھی شدید محتاجی میں ہوتے ہیں، اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا، تو وہی لوگ کامیاب ہیں!"۔

دینِ اسلام کی خاطر مال ودَولت کی قربانی

حضراتِ محترم! دینِ اسلام کی خاطر مالی قربانی دینے والوں میں، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی ذو النورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سرِ فہرست ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقینِ اوّلین میں قدیمُ الاسلام ہیں، حبشہ ومدینہ کی طرف دو ۲ بار ہجرت فرمائی ہے، لشکرِ جنگِ تبوک کی خوب اِمداد کی، اَسلحہ اور راشن سے لدے تین سو ۳۰۰ اونٹ، اور ایک ہزار دینار فی سبیل اللہ وقف کیے[1]۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو میٹھے پانی کی شدید قلّت کا سامنا تھا، شہرِ مدینہ میں بئرِ رُومہ کے نام سے میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ، بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ»[2] "کون ہے جو بئرِ رُومہ کو خرید کر، مسلمانوں کے لیے وقف کر دے، کہ اس کے بدلے جنّت میں اس سے بہتر چیز اسے ملے گی"۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

---

(۱) "شذرات الذَّهب" سنة أربع وعشرين، ۱/ ۱۸۱.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ۳۷۰۳، صـ۸٤۲.

اسی طرح مسجدِ نبوی شریف کی توسیع کے لیے حضور رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ؛ فَيَزِيدَهَا فِي المَسْجِدِ، بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الجَنَّةِ»[1] "فُلاں خاندان کی زمین خرید کر، کون مسجد میں شامل کرے گا؟ کہ اس کے بدلے جنّت میں اس سے بہتر چیز اُسے ملے گی"۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد سے متّصل وہ قطعۂ زمین بھی خرید کر مسجد میں شامل کر دیا، جس سے مسجد میں لوگوں کے لیے وُسعت پیدا ہوگئی۔

دینِ اسلام کی خاطر ان کی پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کے پیشِ نظر، اللہ کے حبیب ﷺ نے ان کے حق میں دو ۲ بار ارشاد فرمایا: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ اليَوْمِ»[2] "آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں دے گا!"۔

دینِ اسلام کی خاطر آسائش وآرام کی قربانی

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام کے نام پر اپنے سُکھ چین، آرام وآسائش، اور مال ودَولت کی قربانی پیش کرنے میں، خواتینِ اسلام بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں، اسلام کے ابتدائی زمانے میں جب حالات اور وقت، رحمتِ عالَم ﷺ اور عام مسلمانوں کے لیے بڑے نازک تھے، آئے دن کفّار کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم وستم ہوتا

---

(١) "سنن النَّسائي" باب وقف المساجد، ر: ٣٦٠٧، الجزء ٦، صـ٢٣٧.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ٣٧٠١، صـ٨٤٢.

رہتا، حضورِ اکرم ﷺ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا، ایسے مشکل اور کٹھن حالات میں امّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور اکرم ﷺ کے لیے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ قربان کر دیا، نیز آپ ﷺ کی خدمت، خاطرداری اور دِلجُوئی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اس کے سبب انہیں یہ انعام ملا، کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں ان کے نام اپنا سلام بھیجا، چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «أَتى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ الله! هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ، فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ»[1].

"نبیِ کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حضرت سیّدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں، اس میں سالن اور کھانے پینے کی اشیاء ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہیے، اور انہیں جنّت میں موتیوں والے محل کی بِشارت بھی دیجیے، جس میں نہ کوئی شور وغل ہے، نہ کوئی تکلیف دہ چیز!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب مناقب الأنصار، ر: ٣٨٢٠، صـ٦٤١.

دینِ اسلام کی خاطر اولاد کی قربانی

حضراتِ گرامی قدر! اولاد ہر انسان کو عزیز ہوتی ہے، ماں باپ اولاد کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھتے ہیں، لیکن تاریخِ اسلام میں اُن ماؤوں کے نام بھی سنہری حروف میں لکھے ہیں، جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر اپنی اولاد کو بھی قربان کرنے سے گریز نہیں کیا، حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدہ ربیع بنت بَراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سیّدنا حارِثہ بن سُراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں، انہوں نے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی، کہ یانبی اللہ! کیا آپ حارِثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مجھے کچھ بتائیں گے؟ سیّدنا حارِثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے، ان کو ایک نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنّت میں ہوں جب تو میں صبر کروں گی، اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہو، تو میں ان پر خوب رُووں گی۔ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى»[1] "اے حارثہ کی ماں! یقیناً جنّت میں بہت سی جنّتیں ہیں، اور اطمینان رکھو کہ تمہارا بیٹا فردَوسِ اعلیٰ میں ہے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے، کسمپُرسی کے باوُجود غزوۂ بدر میں اسلام کی خاطر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جس طرح اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے، دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، اصحابِ بدر کی انہی قربانیوں کے نتیجہ میں، نبئ کریم

---

(١) "صحيح البخاري" باب مَن أتاه سهم غرب فقتله، ر: ٢٨٠٩، صـ٤٦٥.

ﷺ نے ان حضرات کے بڑے فضائل بیان فرمائے۔ ایک حدیث پاک میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ، أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»[1]

"اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف نظر کی اور فرمایا، کہ تم جو چاہے کرو، جنّت تمہارے لیے واجب ہوچکی! یافرمایا، کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے!"۔

دینِ اسلام کی خاطر خاندان بھر کی قربانی

حضراتِ ذی وقار! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دینِ اسلام کی خاطر دی جانے والی قربانیوں کا ذکر ہو، اور واقعۂ کربلا کاذِکر نہ ہو، واقعۂ کربلا نہایت رِقّت وسوز کے ساتھ امامِ عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسین اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی، دینِ اسلام کی خاطر دی جانے والی قربانیوں کی یاد دِلاتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسین اور ان کے رُفقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جس شان کے ساتھ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے، تاریخ اس کی مثال بیان کرنے سے ہمیشہ قاصر رہے گی، ان نُفوسِ قُدسیہ نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لُٹادیا، لیکن باطل کے آگے سر نہیں جھکایا، جان دینا گوارا فرما لیا، مگر شوکتِ اسلام پر حرف نہیں آنے دیا، ؏

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے جانِ عالَم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت[2]

---

(١) "صحيح البخاري" باب فضل من شهد بدراً، ر: ٣٩٨٣، صـ٦٧٢.

(٢) "ذوقِ نعت" معروف بہ "صلۂ آخرت" "ذکرِ شہادت"، صـ١٣١۔

دینِ اسلام کی خاطر قربانی کے تقاضے

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام کے نام پر جتنی بھی قربانیاں پیش کی گئیں، ان سب کا بنیادی فلسفہ اور تقاضا صرف یہ ہے، کہ راہِ خدا میں اپنی جان ومال، اہل وعیال، عزیز واَقارب، اور کاروبار وجائیداد وغیرہا میں سے جو چیز بھی نچھاور کرنی پڑے، اس سے ہرگز دریغ نہ کیا جائے! اگر قربانی کے تقاضوں سے اس فلسفے کو نکال دیا جائے، تو پھر اس کا مفہوم بے معنیٰ سا ہو جاتا ہے، لٰہذا دینِ اسلام کے نام پر اپنی جو بھی چیز قربان کریں، رِضائے الٰہی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں!۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جس وقت اپنے بیٹے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قربان کرنے کے لیے پیش کر رہے تھے، اُس وقت اُن کا مقصود ومطلوب شہرت یا نمود ونمائش ہرگز نہیں تھا، بلکہ انہوں نے خالصۃً رِضائے الٰہی کے لیے اپنے جگر گوشہ کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے پیش کیا، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ قربانی، رہتی دنیا تک کے لیے ایک رَوشن مثال، اور مسلمانوں کے لیے اِطاعت واِیثار کا ایک حسین نمونہ ہے!۔

میرے محترم بھائیو! حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امامِ عالی مقام حضرت سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، دینِ اسلام کی خاطر جتنی بھی قربانیاں دیں، وہ سب دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے دیں، آج کا رافضی شیعہ چند منٹ ماتم کر کے یہ سمجھتا ہے، کہ عقیدت کا حق ادا ہوگیا، غور طلب اَمر یہ ہے، کہ کیا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بال بچوں اور ساتھیوں کو دینِ اسلام کے نام پر اس لیے قربان کیا تھا،

کہ آنے والی نسلیں ان پر ماتم کریں، یقیناً ہرگز نہیں! بلکہ حضرت امام نے دینِ اسلام کی خاطر اتنی بڑی قربانی اس لیے دی، کہ میرے نانا ﷺ کی اُمّت یہ جان لے، کہ ہمیشہ حق کا ساتھ دینا ہے، کبھی باطل کے سامنے نہیں جھکنا، دینِ اسلام کے پرچم کو ہمیشہ سربلند رکھنا ہے، کبھی سرنگوں نہیں ہونے دینا، لہٰذا آج رافضی شیعوں نے دسویں ۱۰ محرّم الحرام یعنی عاشوراء کے روز، ماتمی جلوسوں کے نام پر جو خُرافات جاری کر رکھی ہیں، ان سے بچ کر رہیں، ان میں ہرگز شرکت نہ کریں؛ کیونکہ دینِ اسلام کی اس سے کوئی خدمت نہیں ہورہی، اور یہ ما سوائے خُرافات کے کچھ نہیں!!۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! جو شخص دینِ اسلام کے نام پر اپنا سب مال ودَولت حتّٰی کہ جان تک قربان کرنے کا دعویدار ہو، اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے اپنی ذات کو قرآن وسنّت کے اَحکام کے سانچے میں ڈھالے (؛ کیونکہ قربانی کے تقاضوں میں سب سے پہلے اپنے نفس کی قربانی بڑی اہمیت کی حامل ہے) ورنہ اس کا دعویٰ بے بنیاد اور کھوکھلا ہوگا!۔

اسی طرح اپنے غریب مسلمان بہن بھائیوں، رشتہ داروں، ہمسائیوں اور دوستوں کی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کی مدد کرنا بھی دینِ اسلام کی خاطر دی جانے والی قربانیوں میں سے ایک ہے، بعض لوگ عید الاضحیٰ کے موقع پر لاکھوں روپے قربانی کا ایک جانور خریدنے میں صَرف کر دیتے ہیں، یہ اگر رِضائے الٰہی کے طور پر ہے تو بڑی اچھی بات ہے، لیکن اگر دِکھلاوے، نمود نمائش اور رِیاکاری کے طور پر ہوا، تو بجائے ثواب کے، آخرت میں وبالِ جان بھی بن سکتا ہے!!۔

نیز اس نیک کام کے ساتھ ساتھ چاہیے، کہ اپنے قُرب جَوار میں رہنے والے غریب مسلمانوں، اور بہن بھائیوں کا بھی احساس کریں، اور ان کی مالی مدد کرنے کی بھی کوشش کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کی خاطر اپنی ہر عزیز ترین چیز قربان کرنے کا جذبہ عطا فرما، اپنی جان، مال، اولاد، وقت، سُکھ چین اور آسائشوں کو دین کے لیے وقف کرنے کا جذبہ عنایت فرما، اپنے اَسلاف کی قربانیوں کو یاد رکھنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.